جودس هجری میں زندہ تھا وہ سوسال سے زیادہ زندہ نہیں رہا

لم يعش أحد أكثر من مائة سنة ممن كان حيا في العام العاشر للهجرة

[أردو - اردو - urdu]

الشيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

جودس ھجری میں زندہ تھا وہ سوسال سے زیادہ زندہ نہیں رہا

کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ مندرجہ ذیل حدیث کی وضاحت کردیں ؟
عبداللہ بن عمررضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےہمیں عشاء کی نماز پڑھائ اور فرمانے لگے :
کیا تم اس رات کوجانتے ہو ؟ جوبھی اس وقت زمین پرموجود ہے وہ آج رات سے سوسال بعد تک باقی نہیں رہے گا ۔ صحیح بخاری

الحمد للہ

حدیث کا معنی واضح اورظاہر ہے ، اور وقوعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ خبر دی ہے کہ اس دورمیں موجود لوگ سوبرس سے زیادہ زندہ نہیں رہیں گے ، اوربالفعل اس کا حصول بھی ہوا اورآخری صحابی ابوطفیل بن واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ۱۱۰ ھجری میں ہوتی ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی ایک صدی بعد ہے ۔

الشیخ سعد بن حمید ۔

سوال میں بیان کی گئ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں کچھ اس طرح بیان کی ہے :

عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائ جب سلام پھیراتو فرمانے لگے :

آج کی رات میں تمہیں یہ خبر دے رہا ہوں کہ صدی کی آخر میں اس وقت زمین میں پائے جانے والوں میں سے کوئ بھی زندہ نہیں رہے گا ۔ صحیح بخاری ۔

ذیل میں ہم اس حدیث کی شرح پیش کرتے ہیں :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے کا کہنا ہے :

(صلى بنا) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کروائ (زندگی کے آخری ایام میں) اسے جابررضي اللہ تعالی عنہ کی روایت میں مقید کیا گیا ہے جس میں یہ بیان ہے کہ یہ واقع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوموت سے ایک مہینہ قبل کا ہے ۔

(ارائیتکم) یعنی کیا تم نے اس رات کوجان اورپہچان لیا ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (جوبھی زمین پر موجود ہے) یعنی اس وقت جوبھی موجود ہے وہ اس وقت نہیں ہو گا ۔

ابن بطال کہتے ہیں کہ :

اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ یہ مدت اس موجودہ نسل کو ختم کردے گی ، توانہیں اس بات کی نصیحت فرمائ کہ تمہاری عمریں تھوڑی ہیں ، ان کے علم میں یہ لائے کہ ان کی عمریں اس طرح نہیں جس طرح پہلی امتوں کی تھی اس لیے وہ عبادت کرنے کی تگ دو کریں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس سے مراد یہ ہے کہ ہروہ شخص جو اس رات زمین پرزندہ تھا وہ اس رات سے لیکر سوبرس سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا چاہے اس کی عمر اس سے قبل کم یا نہ ، اس میں اس رات کے بعد پیدا ہونے والے کی سوبرس زندگي کی نفی نہیں ہے ، واللہ تعالی اعلم ۔ انتھی ۔

اوریہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں میں سے جس میں انہوں نے مستقبل میں پیش آنے والے واقع کی خبر دی ہے اورفی الواقع ایسا ہی ہوا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا ۔

اس حدیث سے علماء کرام نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ اس میں ان صوفیوں کا بھی رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام ابھی تک بقید حیات ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم . الحمد للہ

حدیث کا معنی واضح اورظاہر ہے ، اور وقوعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ خبر دی ہے کہ اس

دورمیں موجود لوگ سوبرس سے زیادہ زندہ نہیں رہیں گے ، اوربالفعل اس کا حصول بھی ہوا اورآخری صحابی ابوطفیل بن واثلہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ۱۱۰ھجری میں ہوتی ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی ایک صدی بعد ہے ۔

الشیخ سعد بن حمید ۔

سوال میں بیان کی گئ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں کچھ اس طرح بیان کی ہے :

عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائ جب سلام پھیراتو فرمانے لگے :

آج کی رات میں تمہیں یہ خبر دے رہا ہوں کہ صدی کی آخر میں اس وقت زمین میں پائے جانے والوں میں سے کوئ بھی زندہ نہیں رہے گا ۔ صحیح بخاری ۔

ذیل میں ہم اس حدیث کی شرح پیش کرتے ہیں :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے کا کہنا ہے :

(صلی بنا) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کروائ (زندگی کے آخری ایام میں) اسے جابررضي اللہ تعالی عنہ کی روایت میں مقید کیا گیا ہے جس میں یہ بیان ہے کہ یہ واقع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوموت سے ایک مہینہ قبل کا ہے ۔

(ارائیتکم) یعنی کیا تم نے اس رات کوجان اورپہچان لیا ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (جوبھی زمین پر موجود ہے) یعنی اس وقت جوبھی موجود ہے وہ اس وقت نہیں ہو گا ۔

ابن بطال کہتے ہیں کہ :

اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ یہ مدت اس موجودہ نسل کو ختم کردے گی ، توانہیں اس بات کی نصیحت فرمائ کہ تمہاری عمریں

تھوڑی ہیں ، ان کے علم میں یہ لائے کہ ان کی عمریں اس طرح نہیں جس طرح پہلی امتوں کی تھی اس لیے وہ عبادت کرنے کی تگ دو کریں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس سے مراد یہ ہے کہ ہروہ شخص جو اس رات زمین پرزندہ تھا وہ اس رات سے لیکر سوبرس سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا چاہے اس کی عمر اس سے قبل کم یا نہ ، اس میں اس رات کے بعد پیدا ہونے والے کی سوبرس زندگي کی نفی نہیں ہے ، واللہ تعالی اعلم ۔ انتھی ۔

اوریہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں میں سے جس میں انہوں نے مستقبل میں پیش آنے والے واقع کی خبر دی ہے اورفی الواقع ایسا ہی ہوا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا ۔

اس حدیث سے علماء کرام نے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ اس میں ان صوفیوں کا بھی رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام ابھی تک بقید حیات ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .